السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

عوامی باغوں میں نماز کا کیا حکم ہے۔ جن کے متعلق یہ معلوم ہے کہ انہیں ایسے پانی سے سیراب کیا جاتا ہے جس میں بدبو پیدا ہو چکی ہوتی ہے۔ میں یہ سمجھتا رہا کہ یہ پانی صاف کیا ہوا ہوتا ہے اور جاری چشمہ وغیرہ سے آتا ہے یا ایسے کنوؤں سے جن تک گندے کنوؤں کا پانی لایا جاتا ہے۔ کیا ایسے باغوں میں نماز ادا کرنے سے لوگوں کو محکمہ امر بالمعروف ونہی عن المنکر کی طرف سے روکا جائے۔ میں توقع رکھتا ہوں کہ آپ اس مسئلہ میں درست بات کی وضاحت فرمائیں گے۔ سعد۔ ع۔ ا۔ الریاض

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جب پانی میں بدبو پیدا ہو جائے تو ایسے باغ میں نماز درست نہیں کیونکہ نماز کی صحت کی شرائط میں سے ایک شرط اس جگہ کی طہارت بھی ہے جہاں مسلم نماز ادا کرتا ہے اور اگر اس پر کوئی پاک موٹی چیز بطور پردہ ہو جائے۔ تو نماز درست ہوگی۔

اور مسلم کے لیے جائز نہیں کہ وہ ان باغوں میں نماز ادا کرے۔

بلکہ اس پر واجب یہ ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائیوں کے ساتھ اللہ کے گھروں یعنی مساجد میں جا کر نماز ادا کرے۔ جن کے متعلق اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا ہے:

لِيَجْزِيَهُمُ اللَّهُ أَحْسَنَ مَا عَمِلُوا وَيَزِيدَهُم مِّن فَضْلِهِ ۗ وَاللَّهُ يَرْزُقُ رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَن ذِكْرِ اللَّهِ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ ۙ يَخَافُونَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيهِ الْقُلُوبُ وَالْأَبْصَارُ ٥ فِي بُيُوتٍ أَذِنَ اللَّهُ أَن تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ يُسَبِّحُ لَهُ فِيهَا بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ ٥
مَن يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ٥ (النور: ۳۶-۳۸)

"ان گھروں میں جن کے متعلق اللہ نے حکم دیا ہے کہ بلند (تعمیر) کیے جائیں اور وہاں اللہ کے نام کا ذکر کیا جائے۔ ان میں صبح وشام اللہ کی تسبیح کرتے رہیں۔ یہ لوگ ہیں جنہیں اللہ کے ذکر، نماز قائم کرنے اور زکوۃ دینے سے نہ تجارت غافل کرتی ہے اور نہ لین دین۔ وہ اس دن سے خائف رہتے ہیں جب دل (خوف اور گھبراہٹ سے) الٹ جائیں گے اور آنکھیں اوپر چڑھ جائیں گی۔ تاکہ اللہ انہیں ان کے عملوں کا بہت اچھا بدلہ دے اور اپنے فضل سے زیادہ بھی عطا کرے اور اللہ جسے چاہتا ہے بلا حساب رزق دیتا ہے۔"

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَن سَمِعَ النِدائَ فلَم یاتِ؛ فلا صلاۃ لہ الاّ من عذر))

"جس نے اذان کی آواز سنی، پھر مسجد نہ آیا، اس کی نماز ادا نہیں ہوئی سوائے اس کے کہ کوئی شرعی عذر ہو۔"

اس حدیث کو ابن ماجہ، دار قطنی، ابن حبان اور حاکم نے روایت کیا اور اس کی اسناد مسلم کی شرط پر ہیں۔

ایک اندھے نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول! مجھے کوئی شخص مسجد تک لانے والا نہیں۔ کیا میرے لیے اپنے گھر میں نماز ادا کر لینے کی رخصت ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا:

((ہل تسمعُ النداء بالصّلاۃ؟ قالَ: نعَم قالَ: فأجِب))

"کیا نماز کی اذان سنتے ہو؟ اس نے کہا "ہاں" آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا تو پھر مسجد میں آو۔"

اسے مسلم نے روایت کیا اور اس معنی میں احادیث بہت ہیں۔

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے محکمہ پر واجب ہے کہ وہ ایسے باغوں میں لوگوں کو نماز ادا کرنے سے روکے اور اللہ عزوجل کے اس قول کے مطابق لوگوں کو مساجد میں نماز ادا کرنے کا حکم دیں۔

(وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ) (المائدۃ: ۲)

"نیکی کے کاموں اور تقویٰ پر ایک دوسرے کی مدد کرو۔"

نیز فرمایا :

(وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ (التوبۃ : ۷۱)

’’مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے دوست ہیں جو بھلے کاموں کا حکم دیتے اور برے کاموں سے روکتے ہیں۔ ‘‘

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ رَّاٰی مِنْكُمْ مُّنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهٖ فَاِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهٖ وَذٰلِكَ اَضْعَفُ الْاِيْمَانِ))

’’تم میں سے اگر کوئی بری بات دیکھے تو اسے اپنے ہاتھ سے بدل دے اور اگر ایسا نہیں کر سکتا تو زبان سے بدلنے کی کوشش کرے اور اگر یہ بھی نہیں کر سکتا تو دل سے (برا جانے) اور یہ ایمان کا کمزور تر درجہ ہے۔ ‘‘ (اسے مسلم نے اپنی صحیح میں روایت کیا)۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ابن باز رحمہ اللہ

جلد اول - صفحہ 91

محدث فتویٰ